إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۸ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بذریعہ تار (جو حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر کے نام آیا) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور آج دوپہر کو بخیریت ملتان پہونچ گئے ہیں۔ اور ایک روز ملتان میں قیام کر کے جمعرات قادیان تشریف فرما ہونگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ❊

آج ۱۲ بجے دن کو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی مع صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب لاہور تشریف لے گئیں ❊

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واعظ مقامی کو تلونڈی جھنگلاں بسلسلہ تربیت بھیجا گیا ❊

آج کئی روز کی سخت گرمی کے بعد پچھلے پہر سخت آندھی آئی۔ اور شام کے وقت معمولی سا چھینٹا بھی پڑا۔ جس سے وقتی طور پر موسم خوشگوار ہو گیا ❊

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موت کی چار قسمیں

"جاننا چاہیئے۔ کہ موت چار قسم کی ہوتی ہے۔ غفلت کی موت۔ گناہ کی موت۔ شرک کی موت۔ کفر کی موت۔ سو یہ چاروں قسموں کی موت عیسائی مذہب میں موجود ہے۔ غفلت کی موت اس لئے کہ ان کی تمام قوتیں دُنیا کی آرائشوں اور جمعیتوں کے لیے خرچ ہو رہی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ میں اور ان میں جو حجاب ہیں۔ ان کے دُور کرنے کے لئے ایک ذرہ بھی انہیں فکر نہیں۔ اور گناہ کی موت اگر دیکھنی ہو۔ تو یورپ کی سیر کرو اور دیکھو۔ کہ ان لوگوں میں عفت اور پرہیزگاری اور پاک دامنی کس قدر باقی رہ گئی ہے۔ اور شرک کی موت خود دیکھتے ہو۔ کہ انسان کو خدا بنایا۔ اور خدا تعالےٰ کو بھلا دیا۔ اور کفر کی موت یہ کہ سچے رسول سے منکر ہو گئے" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۰۴)

حقیقی علم کی تعریف

"علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی علم وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالےٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اور خشیت الہٰی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انما

کثرتِ اولاد سے جماعت کو بڑھاؤ

"میرا تو یہی جی چاہتا ہے۔ کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں۔ اور کثرتِ اولاد سے جماعت کو بڑھائیں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں۔ تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ خیال کرتی ہے۔ کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جائیگی۔ مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں۔ مگر میں تو یہی تعلیم دونگا۔ ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی۔ کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت۔ اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں۔ اور دوسری سے اسے زیادہ خوش رکھا جائے۔ ورنہ وُہ نہ ہو۔ کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دے کر دوسری کی تلاش سے اس کا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقوےٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو۔ اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو" (البدر نمبر ۷ جلد ۳ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء)

م یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اگر علم سے اللہ تعالےٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی۔ تو یاد رکھو کہ وُہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے" (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۴ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ترکی کو ساتھ ملانے کیلئے جرمنی کی کوششیں

استنبول سے ۵ جون کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی کے سفیر نے غازی عصمت انونو اور صدر جمہوریہ ترکی سے ملاقات کرکے اپنی حکومت کی طرف سے ایک یادداشت ان کے حوالہ کی۔ جس کے مندرجات کا یقینی طور پر تو علم نہیں۔ لیکن فرانسیسی اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس میں ترکی کو یہ پیشکش کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ جنگ میں اس کا ساتھ دے۔ تو کامیابی کے بعد اسے شام۔ شرق اردن اور فلسطین دیدیئے جائیں گے۔ مزید برآں جزیرہ روڈس کے جزائر سے بھی اس کو حصہ دیا جائے گا۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے۔ کہ اگر ترکی شام اور فلسطین پر حملہ کرے۔ تو اٹلی اور جرمنی اس کا ساتھ دیں گے۔ اور ہر رنگ میں اس کی امداد کریں گے۔ اس کے جواب میں ترکی کے وزیر خارجہ نے کہا کہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کا مقصد جرمنی اور اٹلی کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام نہیں۔ بلکہ وہ صرف مدافعانہ اغراض کے ماتحت ہے۔ ترکی اور جرمنی کے مابین جو خوشگوار تعلقات عرصہ سے قائم ہیں۔ ترکی ان کو برقرار رکھنے بلکہ ترقی دینے کی کوشش کرے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ صدر جمہوریہ ترکی نے کہا۔ کہ وہ شام اور فلسطین پر قبضہ کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان کی دلی خواہش ہے کہ یہ دونو ممالک آزاد ہوں۔ اور وہاں جمہوری نظام حکومت قائم کیا جائے۔

روس کے ساتھ جمہوریتوں کا معاہدہ

اگرچہ برطانیہ اور فرانس روس کے ساتھ معاہدہ کے متعلق بہت پُرامید ہیں۔ لیکن تاحال یہ مکمل نہیں ہوا۔ موسیو مولوٹوف نے واضح طور پر اپنا نظریہ پیش کر دیا ہے۔ کہ جب تک بحیرہ بالٹک کی ریاستوں کے متعلق برطانیہ ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہ معاہدہ نہیں ہو سکے گا۔ بات یہ ہے۔ کہ اگر ایک طرف پولینڈ کو جرمنی کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے۔ تو دوسری طرف لیٹویا، اسٹونیا اور فن لینڈ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ اور چونکہ یہ ریاستیں جرمنی اور روس کے مابین حد فاصل کا کام دیتی ہیں۔ اس لئے روس ان کی حفاظت کو اشد ضروری سمجھتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے تیار نہیں کہ برطانیہ اور فرانس کے مفاد کے لئے تو وہ جنگ کا وعدہ کرے۔ لیکن اس کی سرحدات کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری ان پر نہ ہو۔ اور اس لئے یہ معاہدہ اسی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ دارالعوام میں ۵ جون کو ایک سوال کے جواب میں مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ میرے سرکاری طور پر ماسکو جانے کا میرے خیال میں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس سوال کا کہ ذاتی طور پر جانا اختلافات کو دور کرنے کا موجب ہوگا یا نہیں۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔

لنڈن سے ۵ جون کی ایک اطلاع ہے۔ کہ جنیوا میں روسی اور برطانوی نمائندوں نے باہمی معاہدہ کی رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اس لئے اب یہ امر یقینی ہے۔ کہ برطانیہ روس کو زیادہ مراعات دے کر رضامند کرنے کی کوشش کرے گا۔ ترکی نے برطانیہ کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ روس کو اس محاذ میں شریک کیا جائے۔ روس کو بحیرہ بالٹک میں شدید خطرہ کا احساس ہے۔ اس لئے وہاں وہ

اپنے بیڑے کو مضبوط کر رہا ہے۔ اور اس نے بہت سے جہاز وہاں بھیج دیئے ہیں۔ جو بہت تیز رفتار ہیں۔ اور جنگ کے موقعہ پر بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

امریکہ کی پالیسی پر برطانوی پریس کی تنقید

چند روز ہوئے۔ ایک امریکن اخبار میں مسٹر چیمبرلین کی پالیسی پر سخت تنقید کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں ایک برطانوی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ امریکہ نے آج تک دنیا میں قیام امن کے لئے کچھ نہیں کیا۔ حتیٰ کہ امن شکن قوتوں کے خلاف جو محاذ قائم ہوا ہے۔ اس میں بھی شرکت کی جرأت اسے نہیں ہوئی۔ بلکہ اس نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ امریکہ جنگ کے ایام میں اسلحہ بہم پہنچائے گا۔ اور جو قومیں نقد قیمت ادا کریں گی۔ وہ اس سے سامان جنگ خرید سکیں گی۔ اور جب قیام امن کے لئے اس کی کوششوں کا دامن بالکل خالی ہے۔ حتیٰ کہ امن پسندوں کے محاذ میں بھی وہ شریک نہیں۔ تو اسے کیا حق ہے۔ کہ دوسروں پر اس طرح تنقید کرے۔ ہم اس کی تنقید صرف اسی صورت میں سن سکتے ہیں۔ کہ وہ قیام امن کی خواہش کا عملی ثبوت پیش کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین کے متعلق وزیر نوآبادیات کا بیان

۵ جون کو پارلیمنٹ میں مسٹر میکڈانلڈ وزیر نوآبادیات نے فلسطین کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہودی بھی وائٹ پیپر کی مخالفت کر رہے ہیں لیکن من حیث القوم وہ متشددانہ پالیسی اختیار نہیں کریں گے۔ عربوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ حکومت کی تجاویز کے حق میں ہیں۔ لیکن دہشت انگیزوں کے خوف سے اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتے۔ یہود کا وہاں چوری چوری داخلہ کی کوششیں کرنا اور عربوں کی دہشت انگیزی دونو شدید خطرات کا موجب ہیں۔ یہودیوں نے بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر ایک جلوس نکالا۔ اور برطانوی تجاویز کو منظور نہ کرنے کا حلف اٹھایا۔ مسلح فوج اور پولیس نے گھروں کی چھتوں پر قبضہ کر لیا۔ تا جلوس پر حملے وغیرہ نہ کئے جائیں۔

بیت المقدس کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقامی حکام کو وزیر نوآبادیات کی طرف سے احکام موصول ہوئے ہیں۔ کہ محاصل کی عدم ادائیگی۔ حکومت کی آمدنی کو کم کرنے کی کوششیں۔ نظم ونسق میں عدم تعاون وغیرہ تحاریک وہاں جاری ہونے والی ہیں۔ اس لئے وہ بھی مقابلے کے لئے تیار رہیں۔ اور چونکہ فلسطین میں متوقع جد وجہد اغلباً اسی رنگ کی ہوگی۔ جیسی عدم تعاون کی تحریک کے وقت ہندوستان میں شروع ہوئی تھی۔ اسی لئے اس کے مقابلہ کے لئے بھی اسی قسم کے طریقے اختیار کئے جائیں۔ جو ہندوستان میں کئے گئے تھے۔

چین وجاپان کی آویزش

اس جنگ کے متعلق اب جو خبریں آرہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چینی اپنی اولوالعزمی اور بعض مغربی طاقتوں کی امداد سے جاپانیوں کو شکست دے رہے ہیں۔ چند روز ہوئے۔ ہانکو سے پونے دو سو میل شمال مغرب کی طرف دریائے ہان کے کنارے پر واقع سنکیانگ وغیرہ شہروں پر قبضہ کرنے کے

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار کا تیار کردہ چنن آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ (مینیجر)
لاہور

554

لئے جاپان نے جو حملہ کیا تھا اس کا جواب چینیوں نے اس زور سے دیا۔ کہ بیس ہزار جاپانی ہلاک ہو گئے۔ اور انہیں شکست ہوئی۔ انہوائی کا وسیع علاقہ جاپانیوں کے قبضہ میں آ چکا تھا جو سب کا سب چین نے واپس لے لیا ہے۔ اب جاپانی صرف دریائے ینگسی کے ارد گرد کے علاقوں اور ریلوں پر قابض رہ گئے ہیں۔ چینی طریق جنگ سے جاپان بے حد پریشان ہوتے ہیں۔ چینی آج کل بہت پر امید ہیں۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ جاپان آئندہ تین ماہ تک کوئی نیا حملہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے اب چینی جرنیل اپنی تجاویز مرتب کریں گے۔

اس کے علاوہ جاپان کو سخت اقتصادی مشکلات درپیش ہیں۔ عوام میں افلاس بڑھ رہا ہے۔ عیش و عشرت کا سامان تو قریباً مفقود ہے۔ چمڑے اور اون کی چیزوں کی قیمت دو تین گنا بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ تمام روپیہ جنگ کو جاری رکھنے پر صرف کیا جا رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ثالث بالخیر ہو۔ تو دونوں فوراً صلح پر آمادہ ہو سکتے ہیں جاپان کے لئے ایک اور وجہ پریشانی مانچوکو کی سرحد پر روس کے ساتھ آئے دن کی آویزشیں ہیں۔ ۵ جون کی اطلاع ہے۔ کہ دونو فوجوں میں تصادم ہوا جس میں سولہ روسی اور پانچ جاپانی ہلاک ہوئے۔ بیرونی منگولیا کی سرحد پر روسی سامان جنگ جمع ہو رہا ہے۔ چار سو بم بار طیارے وہاں موجود ہیں۔ اور فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پر ڈٹی ہوئی ہیں۔

امرتسر کے خریداران الفضل کو اطلاع

امرتسر کے خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں جلد سے جلد اخبار پہنچانے کے لئے چونکہ امرتسر میں "الفضل" کی ایجنسی قائم کر دی گئی ہے لہذا ۸ جون سے انہیں پرچہ بذریعہ ایجنسی ملا کرے گا۔

ایجنٹ میاں محمد حسین صاحب ملازم جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پلیڈر و کورٹ آکشنر ہیں۔

خاکسار مینیجر

جماعت احمدیہ سیدوالہ کے امام الصلوٰۃ

جماعت سیدوالہ۔ ضلع شیخوپورہ کی رپورٹ پر میاں غلام محمد صاحب کے لئے امام الصلوٰۃ کا عہدہ منظور کیا جاتا ہے۔ میاں صاحب موصوف کو چاہیئے۔ کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان کی اقتدا میں باجماعت نماز ادا کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اعلان

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سندھ سے ۵ تاریخ کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ چند روز کے لئے احمد آباد اسٹیٹ جا رہے ہیں۔ تا اطلاع ثانی ان کا پتہ حسب ذیل ہوگا احمد آباد اسٹیٹ۔ ڈاک خانہ بنی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ

ناظر بیت المال

ممبران کمیٹی دار الشکر کو اطلاع

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حسب قواعد کمیٹی دار الشکر قرعہ ڈالا گیا شیخ محمد ظہور صاحب کمپونڈر دیوبند کے نام قرعہ نکلا۔ شیخ صاحب موصوف حسب قواعد جب چاہیں رقم قرعہ لے سکتے ہیں

سکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان

ضروری اعلان

مولوی عطاء اللہ صاحب عرف نبی بخش ساکن اجمیر ضلع ہوشیارپور کو ماہ جون ۳۹ء میں اپنے قریب کی جماعتوں میں پہنچکر امتحان لینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب نماز باترجمہ شرائط بیعت اور دیگر ضروری مسائل کا امتحان لیں گے۔ احباب جماعتہائے طیاری کر لیں۔ ناظر تعلیم و تربیت۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہوار رپوٹیں

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ عموماً ہر مہینہ کی آخری جمعرات کو ہوا کرتا ہے جس میں ہر گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اس طریق عمل سے الفضل میں رپورٹ کے شائع ہوتے ہوتے دو ماہ گذر جاتے ہیں۔ اس لئے مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ماہوار جلسہ ہر ماہ کے دوسرے عشرہ میں پہلی جمعرات کو منعقد ہوا کرے۔ لہذا تمام مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اپنی ماہوار رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ تاکہ مجموعی رپورٹ میں اس کا ذکر آ سکے۔ جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا پتہ
ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

سندھ جننگ فیکٹری کنری سندھ

کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ امیدوار اپنی درخواستیں بمع نقول سرٹیفکیٹ ۲۰ جون تک میرے پاس بھیج دیں یہ بھی لکھیں کہ کس قدر تنخواہ پر آ سکتے ہیں۔ کنری سندھ کا کرایہ ریل دیا جائے گا۔ (۱) انجن ڈرائیور (۲) اسسٹنٹ انجن ڈرائیور (۳) آئیل مین جن کو یکصد گھوڑوں کی طاقت اور ۱۵ گھوڑوں کی طاقت والے بلاک سٹون ڈیزل آئیل انجنوں پر کام کرنے کا اچھا تجربہ ہو اور ضروری مرمت بھی کر سکیں اور اس کے ساتھ بجلی کا ڈائنمو اور پانی کے پمپ کی نگرانی بھی کر سکیں۔ (۴) اکاؤنٹنٹ جو انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکے۔ انگریزی اور اردو میں اچھی طرح سے خط و کتابت کر سکے۔ اور ٹائپ رائٹر پر کام کرنا جانتا ہو۔ اور پانچ ہزار روپے کی شخصی یا نقد ضمانت دے سکے۔ (۵) سٹور کیپر۔ سید عبد الحی مینیجر فیکٹری مال کمرشیل ہاؤس منصوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے قیمت فی شیشی دو آنے۔ ایک درجن شیشی یکمشت خرید نے والے سے ایک روپیہ دو آنے پتہ ذیل سے طلب کریں۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عما) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن ۴ جون - برگن ہیڈ کے قریب برطانوی آبدوز کشتی "تھیٹس" نامی کو جو حادثہ پیش آیا - اور جس میں ۹۹ اشخاص ہلاک ہوگئے - اس کے متعلق ہٹلر نے شاہ برطانیہ کو ایک تار ارسال کیا ہے - جس میں اپنی اور اہل جرمنی کی طرف سے اس حادثہ پر اظہار افسوس کیا ہے - شاہ برطانیہ اور ملکہ نے بھی کیبنٹ اسے ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کے نام ہمدردی کا تار ارسال کیا ہے۔

لاہور ۵ جون - حکومت پنجاب کے محکمہ آثار قدیمہ نے سر محمد اقبال صاحب کے مقبرہ کا نقشہ منظور کر لیا ہے - حکومت نے تعمیر کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

لنڈن ۵ جون - نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے - کہ جنگ کی صورت میں ہمارا ملک برطانیہ کی امداد میں کسی سے پیچھے نہیں رہیگا

راجکوٹ ۵ جون - ٹھاکر صاحب نے اعلان کیا ہے - کہ یہ افواہ بالکل غلط ہے - کہ ریاست کو نئے دیوان کی تلاش ہے - اور کہ ریذیڈنٹ نے دربار ویرو الا کو کہا ہے - کہ وہ ریفارمز کمیٹی کی صدارت نہ کریں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نے بیاہ شادی کی رسوم پر پابندیاں عائد کر دی ہیں - اور حکم دیا ہے - کہ تمام تقاریب ایک دن ختم کر دی جایا کریں - جہیز اور تحائف کی حد بندی کر دی ہے۔

امرتسر ۵ جون - خالصہ کالج کی انتظامیہ کمیٹی نے ۲۵ جون کو مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کی پہلی صد سالہ برسی منانے کا فیصلہ کیا ہے - ایک شاندار دربار، مشاعرہ اور نمائش بھی منعقد کی جائے گی - مہمانوں کی خوراک اور رہائش کا انتظام کالج کمیٹی کی طرف سے ہوگا۔

لنڈن ۵ جون - روس کی

تازہ مردم شماری سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۲۶ء کی نسبت آبادی میں ۱۵ فیصدی سے زیادہ اضافہ ہوگیا ہے - اب کل آبادی ۱۷ کروڑ ۵ لاکھ ہے - تمام یورپ میں ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے - لیکن صرف روس میں ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ کا - ماسکو کی آبادی بیس سے چالیس لاکھ ہوگئی ہے

امرتسر ۵ جون - میونسپلٹی نے کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے جو بند گاڑیاں تجویز کی تھیں - ان کے خلاف بھنگیوں میں ناراضگی پھیل رہی تھی - آج ان گاڑیوں کو بازاروں میں پھرا کر ان کے متعلق رائے عامہ دریافت کی گئی - پبلک نے بہت پسندیدگی کا اظہار کیا - اور کہا جاتا ہے - کہ اب بھنگی بھی شیوہ تسلیم اختیار کرینگے

لاہور ۵ جون - بعض مسلم انجمنوں کی طرف سے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو جو تار ارسال کئے گئے تھے ان کے جواب میں آپ نے بیان دیا ہے کہ تحقیقات بالکل غیر جانبدارانہ ہوگی اور ہر ایک سے پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔

برلن ۵ جون - ماہرین مالیات نے اندازہ لگایا ہے کہ امریکہ میں ایک ارب ڈالر مالیت کا سونا موجود ہے گویا دنیا میں جو کل سونا پایا جاتا ہے اس کا ساٹھ فیصدی امریکہ کے پاس ہے۔

لنڈن ۴ جون معلوم ہوا ہے کہ لاکھوں بے روزگار چیکوسلیویش ٹرینوں میں سرکاری خرچ پر جرمنی بھیجے جا رہے ہیں - جہاں ان کے لئے روزگار کا انتظام کیا جائے گا فی الحال ان کو روٹی گوشت - پھل اور سگریٹ مفت دیئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۵ جون پاپائے اعظم نے جرمنی - پولینڈ اور فرانس وغیرہ ممالک کو خطوط لکھے ہیں - جن میں قیام امن کی اہمیت پر زور دیا اور جنگ سے مجتنب رہنے کی تلقین کی ہے

لنڈن ۵ جون آج پارلیمنٹ میں ایک سوال دریافت کیا گیا - کہ کیا جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے حکومت برطانیہ ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کریگی کرنل میور ہیڈ نے جواب دیا - کہ حکومت ہند اور یونین گورنمنٹ میں گفت و شنید ہو رہی ہے - اور اس موقعہ پر اس کے متعلق کوئی جواب موزوں نہ ہوگا۔

الہ آباد ۵ جون - تمام پبلک مقامات پر ہندی کے اشتہار چسپاں پائے گئے - جن میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی سیاسیات میں اہنسا کے لئے کوئی جگہ نہیں - نوجوانوں کو چاہیئے کہ سرخ انقلاب کے لئے تیار ہو جائیں

پشاور ۵ جون - کل رات رزمک روڈ پر قبائلی علاقہ کے ایک مسلح گروہ نے ریزرو فوج کے دو دستوں پر حملہ کر دیا - دونو طرف سے گولیاں چلائی گئیں - ایک سرکاری سپاہی ہلاک ہوگیا۔

بمبئی ۵ جون - بابو راجندر پرشاد صاحب نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اگر ہم اس وقت ہندو مسلم مصالحت میں کامیاب نہ ہو سکے - تو کبھی نہ ہو سکیں گے - میرا اعتقاد کامل ہے کہ اگر لوگ گاندھی جی کے اصول کی پیروی کریں - تو نہ صرف ہندو مسلم سوال بلکہ تمام سیاسی مسائل کا خاطر خواہ حل ہو سکتا ہے۔

مدراس ۵ جون - موضع ملوپل میں ایک عورت کے ہاں بیک وقت چھ بچے پیدا ہوئے - دو لڑکیاں اور چار لڑکے - بچے سب کے سب تھوڑے عرصہ کے بعد فوت ہوگئے مگر ماں صحیح و سالم ہے۔

لنڈن ۵ جون - معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر کو اب یہ احساس ہو رہا ہے کہ یہودیوں کو ملک سے نکالنے میں اس سے شدید غلطی کی ہے کیونکہ جرمنی میں کام کرنے والوں کی کمی ہوگئی ہے - صنعت و حرفت میں بھی مشکلات پیش رہی ہیں - چنانچہ اب بڑی بڑی فرموں نے اپنے سابق یہودی ملازمین کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے - کہ وہ واپس آکر کام پر لگ سکتے ہیں - یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ جرمن گورنمنٹ اس تحریک کے حق میں ہے۔

لاہور ۵ جون - پنجاب گورنمنٹ نے روزانہ اخبار اکالی اور اس کو چھاپنے والے پریس سے ایک ایک ہزار کی ضمانتیں طلب کی ہیں - یہ ضمانت طلبی ایک مضمون کی ہے کے متعلق ہے - جس میں فوجی بھرتی کے مسئلہ پر اظہار خیال کیا گیا تھا۔

امرتسر ۵ جون - یہاں گندم ہاڑہ -/۷/۱ - ۲/۶/- نخود ہاڑی -/۵/۱ - ۲/۴/- ہے - لائل پوری میں شہد خالص -/۱/- ۲۴/- من ہے - بنولہ وڑہ -/۶/- ۲/۴/- گھی -/۸/- ۳۷ - شکر -/۸/۸ سے -/۹ روپیہ تک اور گڑ -/۸/۷ سے -/۸ تک ہے - سونا امرتسر میں -/۱/- ۳۸ اور چاندی -/۳/- ۵۳ ہے۔

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو-پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے - اور ایڈڈ بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں - فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں - (مینیجر)

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی قربانیاں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میرے مخاطب وہ ہیں جو میرے لئے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی خاطر قربانی کرتے ہیں جو میرے لئے قربانی کرتا ہے۔ وہ ایسا نہ کرے۔ کیونکہ میں تو خود کمزور اور بیمار ہوں کسی کا احسان نہیں اٹھا سکتا۔ میرے ناتواں کندھے اس کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ پس میں اپنے لئے نہیں مانگتا۔ اور نہ مجھے اس کی عادت اور ہمت ہے جو خدا کے لئے دیتا ہے وہ دے۔ اس کا بدلہ خود خدا ہوگا۔ خدا پر ہی اسے توکل رکھنا چاہیئے۔ اگر خدا چاہے تو اسے دنیا میں ہی دے دے اور اگر چاہے تو وہ انعام آخرت پر ملتوی رکھے۔ بہر حال جو اخلاص سے قربانی کرتا ہے اس کی قربانی ضائع نہیں کی جا سکتی۔ زمین مٹ سکتی ہے آسمان مٹ سکتا ہے اور سورج مٹایا جا سکتا ہے۔ مگر خدا کے بندے کا خدا کے لئے ڈالا ہوا دانہ کبھی ضائع نہیں کیا جا سکتا ہے۔ وہ ضرور نکلتا ہے خواہ اس دنیا میں نکلے خواہ آخرت میں۔ مومن کی قربانی کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔

پس میرے مخاطب وہ ہیں جو خدا کے لئے قربانی کرتے ہیں نہ کہ میرے لئے اور قربانی کرتے وقت خدا کو مدنظر رکھتے ہیں نہ کہ دنیا کو ان کو بشارت ہو کہ ہر شخص اپنی قربانی اور ایثار کے مطابق بدلہ لے گا۔ خدا تعالےٰ کسی کا قرض نہیں رہنے دیتا۔ وہ ضرور اس جہان میں بھی اگلے جہان میں بھی۔ روحانی رنگ میں بھی اور عرفانی رنگ میں بھی۔ تقوےٰ کے رنگ میں بھی اور قوت عمل کے رنگ میں بھی ضرور بدلہ دے گا۔ یہ وہی بہتر جانتا ہے کہ کسے کس رنگ میں بدلہ دینا بہتر ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ بعض کے لئے علم اور بعض کے لئے مال اور بعض کے لئے اطمینان قلب ٹھوکر کا موجب ہو جاتا ہے پس وہ کیوں اپنے بندے کو ٹھوکر دے۔ نادان سمجھتا ہے کہ اگر اسے ایک خاص صورت میں انعام نہیں ملا تو اسے کچھ نہیں ملا۔ حالانکہ اس کے لئے اسی صورت میں انعام کا نہ ملنا ہی انعام کا ملنا ہے۔"

حضور کا یہ ارشاد ان احباب کے لئے ہے جو تحریک جدید کے مالی امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ تحریک جدید سال پنجم یا گزشتہ سالوں کے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے والا صرف ایک مقصد اپنے سامنے رکھے اور وہ یہ کہ تحریک جدید میں جو قربانی کر رہا ہے۔ وہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے کر رہا ہے اس میں دنیا کی کوئی ملونی نہیں ہے۔ کیونکہ یہی نیت اور یہی ارادہ اور یہی مقصد اسے اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا وارث بنا سکتا ہے اور تحریک جدید کی قربانیوں کی اصل غرض اور اصل مقصد بھی یہی ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سپاس تعزیت

میرے لڑکے ماموں الرشید احمد سعید کی وفات پر بہت سے احباب کی طرف سے بذریعہ تار و خطوط اظہار ہمدردی کیا گیا جو اخوت اسلامی کا ثبوت ہے۔ چونکہ فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم بفضلہٖ اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی و شاکر ہیں۔ خاکسار رشید احمد ارشد عفی عنہ کارکن دعوۃ و تبلیغ

بقیہ صفحہ ۳

لوگ وہ مارے مارے پھرنے لگے مگر جہاں جاتے ہیں ناکامی ان کا استقبال کرنے کے لئے تیار رہتی ہے:

حال میں احرار نے بمبئی میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کرنے کے اعلانات بڑے زور شور سے شائع کئے۔ اور اخبارات میں بڑے بڑے دعوے کئے۔ چنانچہ اخبار الجمعیۃ دہلی (۱۳ مئی) میں جہاں اس میں شامل ہونے والے بہت سے علماء کے نام دیئے تھے۔ وہاں یہ بھی دعوےٰ کیا کہ "یہ کانفرنس بمبئی کی تاریخ میں ایک لامثال اور عظیم الشان کانفرنس ہوگی۔"

مگر اس کا جو حشر ہوا اس کا ذکر اخبار الامان دہلی ۲۸ مئی میں "بمبئی میں احراریوں کی ناکامی و نامرادی کا عبرتناک نظارہ" کے عنوان سے حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا۔

"۱۹ مئی کی رات کو کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت مولانا حسین احمد شروع ہوا۔ پنڈال میں بمشکل ۳۰۰ کا مجمع ہوگا۔ خطبہ استقبالیہ پڑھا گیا مگر سننے والے اپنے گھروں میں محو خواب تھے۔ مولوی عبدالحنان تو اس افسوسناک ناکامی کی تاب نہ لا کر اسی روز بمبئی سے روانہ ہو گئے۔ ۲۰ مئی کو ۱½ بجے احرار کانفرنس کی دوسری نشست شروع ہوئی۔ سارا پنڈال خالی پڑا ہوا تھا۔ سرخپوشوں کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔"

احرار کا ایک حامی اخبار زمزم ۲۳ مئی لکھتا ہے۔

"ایک مقامی معاصر کی اطلاع ہے کہ بمبئی کی احرار کانفرنس کے اجلاس میں صرف پانچ سو اشخاص شریک ہوئے۔ ہمارے نزدیک اس میں بھی مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع مظہر ہے کہ احرار کا پنڈال میں اثنا عشر نقیباً کا منظر دکھائی دیتا تھا یعنی صرف ایک درجن اشخاص اجلاس میں شریک ہوئے۔"

بمبئی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ جس وقت احرار کانفرنس کا اجلاس ہو رہا تھا تو بعض جماعتوں کے ممبر پنڈال سے باہر موصل سانڈے کا تیل فروخت کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ احرار کے اجلاس میں صرف بارہ اشخاص بھی کیوں شریک ہوئے؟ یقیناً شرکت کرنے والوں کو اس عجیب جانور اور اس کے تیل کی طرف متوجہ کر لیا گیا تھا ہمیں ان سانڈے ماروں کو اس جدت پر داد دینی چاہیئے۔"

اب ایک طرف تو امیر شریعت احرار کا یہ اعتراف موجود ہے کہ احرار خاک میں ملا دیئے گئے۔ اور دوسری طرف واقعات اس کی شہادت دے رہے ہیں۔ جیسا کہ بمبئی۔۔

جماعتہائے ضلع جالندھر و ہوشیار پور کیلئے ضروری اطلاع

ضلع جالندھر و ہوشیار پور کی جماعتوں میں حصول وعدہ و وصولی چندہ خلافت جوبلی فنڈ کا کام زیر صدارت چودہری غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام چودہری عبد الحی صاحب ساکن کاٹھ گڑھ و چودھری بشارت علی خان صاحب ساکن سڑوعہ ممبران وفد نے شروع کر دیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدے حاصل کر لئے گئے ہیں اور وصولی بھی کی گئی ہے۔ ان وعدوں میں سابقہ وعدوں کے علاوہ تقریباً ایک ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء وعدوں کی رقوم شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں اور باقی جماعتوں سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی وفد کے ساتھ اسی طرح تعاون کر کے اس چندہ میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

کاٹھ گڑھ	۳۲۲—۳—۰ روپے	پنام	۱۵۳—۰—۰ روپے
کنگنہ	۴۴—۰—۰ "	بیرم پور	۴۰—۰—۰ "
بیگم پور کنڈی	۱۱۸—۰—۰ "	گڑھ شنکر	۷۱—۰—۰ "
سڑوعہ	۵۲۹—۱—۰ "		

ناظر بیت المال قادیان

547

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی بصیرت

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی ناکامی کی پیشگوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ اپنے جن بندوں کو اپنی مخلوق کی راہ نمائی کے لئے منتخب کرتا ہے۔ انہیں بصیرت بھی غیر معمولی عطا فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ انہیں اپنی جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے والی نہایت دُور کی باتیں بالکل قریب دکھائی دیتی ہیں۔ بسا اوقات دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عداوت اور مخالفت کی جو آندھی اُٹھی ہے۔ وُہ سب کچھ اڑا کر لے جائے گی۔ اور غیر تو غیر اپنے بھی سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس مصیبت سے صحیح وسلامت نکل آنا آسان نہیں۔ لیکن وُہ انسان جس کے سپرد خدا تعالےٰ نے راہ نمائی کا فرض کیا ہوتا ہے۔ مصائب اور مشکلات کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بھی کامیابی وکامرانی کی روشنی دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور اس وقت جبکہ دوسروں کے دلوں پر خوف اور دہشت طاری ہوتی ہے وہ خوشی اور مسرت محسوس کر رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات دوسروں کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لئے اس کا اظہار بھی کر دیتا ہے۔

پھر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسروں کے نزدیک جو چیز باعث خوشی ہوتی ہے۔ اس میں روحانی راہ نما کو کئی قسم کے خطرات اور نقصانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ قبل از وقت اشارۃً اور کنایۃً ان سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ تاکہ اس کے پیرو ان سے بچ سکیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک عہد میں جماعت احمدیہ دونوں قسم کے نظارے دیکھتی چلی آرہی ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد ہے۔ کہ اس وقت جبکہ فضا میں مخالفت کی کوئی چھوٹی سی بدلی بھی نظر نہ آتی تھی ہر طرف امن وامان کا دَور دورہ تھا بڑے بڑے مخالف سرنگوں نظر آتے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ مخالفت اور عداوت کا میدان بالکل صاف ہو چکا ہے۔ آپ نے کئی بار مختلف رنگوں میں آنے والے طوفان مخالفت وعداوت کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور وُہ عین وقت پر آیا۔ اور جس شدت کے ساتھ آیا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس ایک ہی المناک واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ خاص قادیان میں ایک ذلیل ترین انسان نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر شارع عام میں حملہ کر دیا۔

پھر ہم نے یہ بھی دیکھا۔ کہ اس وقت جبکہ چاروں طرف سے دُشمن احمدیت پر حملہ آور ہو رہا تھا۔ خیر خواہی اور ہمدردی کے بڑے بڑے دعوے کرنے والے بد ترین دُشمن ثابت ہو چکے تھے۔ وُہ جن کا ذرہ ذرہ احمدیت کے احسانات کے نیچے دبا ہُوا تھا۔ شرمناک غداری کا ارتکاب کر رہے تھے۔ اور بظاہر حالات ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کا زندہ رہنا ممکن نہیں ایسے نازک وقت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو دُشمن کی ناکامی اور نامرادی کی۔ اور اپنی کامیابی وکامرانی کی بشارت سنائی۔ اور پھر وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

اس بارے میں بالکل تازہ اور نہایت شاندار مثال احرار سے متعلق ہے انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جس زور شور سے فتنہ برپا کیا۔ وُہ سب کو معلوم ہے۔ اور اس کا جو انجام خیال کیا جاتا تھا۔ وُہ بھی سب جانتے ہیں یہی کہا جاتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن عین اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خداداد بصیرت سے احرار کی نامرادی کو اپنے سامنے دیکھا۔ اور آپ نے علی الاعلان فرمایا۔

"زمین ہمارے (احراری) دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وُہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے۔ اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں۔ اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔"

(الفضل ۳۰ رمئی ۱۹۳۵ء)

جب یہ کہا گیا۔ تو معاندین نے اسے کچھ وقعت نہ دی۔ بلکہ ہنسی اور تمسخر کیا۔ اور اپنی کامیابی کے دعوے کو پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ دوہرایا۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ جو احرار کی کامل شکست اور انتہائی ذلت کا باعث بن گئے۔ حتے کہ ان کی حالت موت سے بدتر ہو گئی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر احراری امیر شریعت مولوی عطاء اللہ نے ایک مجمع عام میں تقریر کرتے ہُوئے کہا:-

"اڑھائی برس تک جو پھندا (مسجد شہید گنج کا ناقل) آپ نے ہمارے گلے میں ڈالا ہے۔ نہ پھندا ہی نکلتا ہے نہ دم ہی نکلتا ہے۔"

پھر امیر شریعت احرار نے اپنی کھلی شکست اور ناکامی کا اعتراف ان الفاظ میں کیا۔ کہ

"سر فضل حسین نے سر ظفر اللہ کے معاملہ میں کہا تھا۔ کہ مجلس احرار نے میرے خلاف شور مچا رکھا ہے۔ لیکن مجھے فضل حسین نہ کہنا۔ اگر مجلس احرار کو خاک میں نہ ملا دُوں۔ اس نے ایسا کر کے دکھا دیا۔" (احسان یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

گویا مولوی عطاء اللہ نے خود تسلیم کر لیا۔ کہ "مجلس احرار کو خاک میں ملا دیا گیا ہے۔" اور وُہ احمدیت کے مقابلہ میں باوجود ہر قسم کا ساز وسامان رکھنے کے اور ہر طرف سے امداد حاصل ہونے کے ناکام ہو گئی۔

پھر یہی نہیں۔ اخبار احسان نے جو احرار کا بہت بڑا حامی اور جماعت احمدیہ کا سخت دُشمن تھا۔ اس نے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان فرمودہ پیشگوئی کے پورے ہونے کی حرف بحرف تصدیق کر دی۔ چنانچہ اس نے لکھا:-

"سر سکندر نے انہیں ان کے داؤں پر مارا۔ وُہ ایک دلیرانہ بیان لے کر قوم کے سامنے آئے۔ جس سے احراریوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔" (روزنامہ احسان ۸ راکتوبر ۱۹۳۷ء)

غرضکہ وہ احرار جو خدا کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ خدا تعالےٰ نے انہیں ایسا ذلیل کیا۔ کہ ایک طرف تو ان کی ساری قدر وقیمت خاک میں مل گئی اور دوسری طرف زمین ان کے پیروں تلے سے نکل گئی۔

انوارِ آسمانی کی پُرکیف تجلیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضا بالقضاء کا نمونہ

راہِ سلوک طے کرتے وقت چھٹا تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس پر کئی قسم کے مصائب آتے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کی رضا پر ہمیشہ راضی رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع و نقصٍ من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃٌ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوٰتٌ من ربھم و رحمۃ واولٰئک ھم المھتدون

اسی طرح فرماتا ہے۔ ولنبلونکم حتیٰ نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم (سورۂ محمد)

ایک اور مقام پر فرمایا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکٰذبین (عنکبوت)

ان آیات کا ماحصل یہ ہے کہ ہم ضرور تمہیں خوف، بھوک، مالی نقصان جانی نقصان اور نتائج کی خرابی کے امتحان میں ڈالیں گے۔ اور تمہاری محبت کی آزمائش کریں گے۔ جو لوگ صابر رہیں گے ان پر اللہ تعالےٰ اپنی عظیم الشان برکات نازل فرمائے گا۔ اس امتحان کا فائدہ یہ ہے کہ مجاہدین وصابرین تم میں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ پس ایک عظیم الشان تغیر ایسے شخص میں یہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ باوجود مصائب کے وہ اللہ تعالےٰ سے اپنا تعلق نہیں توڑتا بلکہ ہر لمحہ اس کی محبت میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

تبلیغ اسلام کے لئے مالی اور جانی قربانیاں

ساتواں تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے شخص کے دل میں اسلام کی محبت اس طرح جاگزیں ہو جاتی ہے! کہ دین کی ترقی کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کرنا اسے بالکل آسان دکھائی دیتا ہے۔ اس مومنانہ وصف کا اللہ تعالےٰ نے جن آیات قرآنیہ میں ذکر فرمایا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں فرماتا ہے۔

(ا) انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون (ب) ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون (ج) ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیانٌ مرصوص (د) تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون (ہ) یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ وکفیٰ باللہ حسیبا۔

غرض ایسا شخص دین کے لئے غیر معمولی جوش اور تڑپ رکھتا ہے وہ چاہتا ہے کہ کلمۃ اللہ کا اعلا ہو۔ اور اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ اس کے لئے اس سے جس قدر قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے وہ شوق سے انہیں بجا لاتا ہے۔ اور کبھی اس میدان میں قدم رکھنے سے نہیں گھبراتا۔

عرفان اور محبت میں زیادتی

آٹھواں تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کا ہر دوسرا قدم پہلے قدم سے تیز تر ہو جاتا ہے۔ اور اس کی ہر پچھلی گھڑی پہلی گھڑی سے زیادہ بابرکت اور زیادہ روحانیت سے لبریز ہوتی ہے۔ اس پر کوئی لمحہ ایسا نہیں آتا جبکہ وہ خدا تعالےٰ سے غافل ہو۔ بلکہ ہر آن اور ہر ساعت اس کا ایمان اس کا عرفان اور اس کا یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ وہ نشۂ محبت میں مخمور رہتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت میں دیوانہ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین اھتدوا زادھم ھدیً واٰتاھم تقواھم (سورۂ محمد) یعنی مومنوں کو اللہ تعالےٰ ہدایت میں بڑھاتا اور تقوےٰ میں زیادتی عطا فرماتا ہے۔

اسی طرح فرماتا ہے واذا ما انزلت سورۃ فمنھم من یقول ایکم زادتہ ھذہٖ ایماناً فاما الذین اٰمنوا فزادتھم ایماناً وھم یستبشرون (پ ۱۱ سورۂ توبہ)

اسی طرح فرماتا ہے۔ واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایماناً وعلیٰ ربھم یتوکلون (پ ۹ سورۂ انفال)

اسی طرح فرماتا ہے ولما راٰ المومنون الاحزاب قالوا ھٰذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایماناً وتسلیما (پ ۲۱ سورۂ احزاب)

اسی طرح فرمایا الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (پ ۴ سورۂ آل عمران)

غرض ایسا شخص وللاٰخرۃ خیرٌ لک من الاولیٰ کا ظلی طور پر مصداق ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ایمان میں ہر لمحہ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ خوشی کی گھڑیاں بھی اسے خدا کے قریب کرتی ہیں اور مصیبت کی گھٹائیں بھی اسے آستانۂ ربّ العزت پر جھکاتی ہیں۔ غرض کامیابی اور ناکامی۔ ذلت اور عزت۔ راحت اور تکلیف ہر صورت اور ہر حالت میں وہ اپنے ایمان میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور شیطان اس کے قدم کو ڈگمگانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اطمینانِ قلب

آخری تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ علوم حقہ سے اسے حصہ دیا جاتا اور طمانیت قلب اسے نصیب کی جاتی ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے تطمئن قلوبھم بذکر اللہ میں کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ سالک راہ محبت کے دل میں ایسا اطمینان پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خوشبوئے اتصال محسوس کرنے لگتا ہے اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور وہ یقینی طور پر اللہ تعالےٰ کے انوار کو اپنی روحانی آنکھوں سے آسمان سے اترتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

یہ کیفیات اور تغیرات اگر کسی شخص کے دل میں پیدا ہوں تو اسے سمجھنا چاہیئے کہ وہ صحیح طور پر اللہ تعالےٰ کے قرب کا راستہ طے کر رہا ہے۔ اور اگر یہ کیفیات اس کے اندر پیدا نہ ہوں تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ یا تو اس نے راستہ غلط اختیار کیا ہوا ہے یا راستہ تو صحیح ہے مگر وہ شرعی ہدایات کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ اور ان دونوں صورتوں میں اسے اپنی روحانیت کا فکر کرنا چاہیئے اگر اسے نظر آئے کہ اس نے راستہ غلط اختیار کیا ہوا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرکے صحیح راستہ اختیار کرے۔ اور اگر راستہ تو صحیح ہو مگر غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے وہ شرعی ہدایات کو ملحوظ نہ رکھ رہا ہو تو اس صورت میں بھی اسے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے اور اپنے جوارح سے اسلامیت اور احمدیت کو ظاہر کرنا چاہیئے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو خدا تعالےٰ کا قرب بھی اسے ایک نہ ایک دن ضرور حاصل ہو جائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیپو سلطان شہیدؒ

از جناب مالک رام صاحب ایم۔ اے۔

تھوڑے دن ہوئے۔ کسی صاحب کا ایک مضمون "الفضل" میں شائع ہوا تھا جس کا مفاد مختصراً یہ تھا:۔

۱۔ ٹیپو سلطان کا اصل نام "فتح علی خان" تھا

۲۔ سلطان شہید کو ٹیپو عرف انگریزوں نے دیا:۔

۳۔ ٹیپو کلمہ تحقیر و تہتک ہے۔ اس لئے ہمیں اسے ترک کر کے ان کا اصل نام استعمال کرنا چاہیئے:۔

مجھے اندیشہ ہے۔ کہ ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔ علم تاریخ بھی دوسرے علوم مثلاً ریاضی۔ اقلیدس طبیعات۔ الکیمیا وغیرہ کی طرح ایک سائنس ہے۔ یہاں ظنیات اور محض دعووں سے کام نہیں چلتا۔ جب آپ کوئی چیز پیش کرتے ہیں۔ تو معترض کا حق ہے کہ وُہ آپ سے دلیل اور ثبوت مانگے۔ مجھے مضمون نگار موصوف سے بوجوہ ذیل اختلاف ہے:۔

میں سب سے پہلے دوسری شق کو لیتا ہوں۔ کلکتہ کے وکٹوریہ میموریل میں ایک عہدنامہ کا مسودہ ہے۔ جو ۱۱۔ مارچ ۱۷۸۴ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان شہیدؒ کے درمیان ہوا۔ اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں:۔

"قول وقرار دوستی دائمی فیمابین آنریبل انگریز السیند ہیہ کمپنی (ایسٹ انڈیا کمپنی) و نواب ٹیپو سلطان بہادر" اس عہدنامہ پر دو مُہریں ثبت ہیں ایک انگریزی میں ہے۔ اور دوسری سلطان شہید کی طرف سے۔ آخری مُہر میں لکھا ہے۔ "ٹیپو سلطان ۱۱۸۶" (یہ مُہر ۱۱۸۶ھ میں کندہ کی گئی تھی) اس سے ثابت ہوا۔ کہ نہ صرف یہ کہ ٹیپو عرف انگریزوں نے سلطان کی وفات کے بعد ان سے منسوب نہیں کیا۔ بلکہ خود سلطان مرحوم کی زندگی میں سرکاری دستاویزوں میں استعمال ہوتا تھا۔ اور ان کی مُہر تک میں کندہ تھا:۔

اس جگہ ایک مجلہ میں سلطان مرحوم کے بعض خطوط کی نقلیں ہیں۔ جہاں سے کوئی نیا خط شروع ہوتا ہے۔ سُرخ روشنائی سے لکھا ہے "منجانب ٹیپو سلطان بنام فلاں" یا "از ٹیپو صاحب بنام فلاں" اس سے بھی دعوےٰ مندرجہ صدر کی تصدیق ہوتی ہے معاملہ اس سے بھی آگے چلتا ہے

سلطان شہید کے والد حیدر علی نے ۱۷۴۹ء میں شادی کی۔ مگر شادی سے چار برس بعد تک کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ ارکاٹ میں ایک ولی اللہ کا مزار ہے۔ حیدر علی نے وہاں جا کر منت مانی۔ اور اولاد کے لئے دُعا کی۔ اللہ تعالےٰ نے کرم کیا۔ اور اس کے بعد ان کی بیگم امید سے ہوئیں۔ جب وضع حمل کا زمانہ قریب آیا۔ تو بیگم مزار مذکور پر چلی گئیں۔ اور وہیں سلطان شہید کی ولادت ہوئی (۱۷۵۳ء) چاروں طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ مبارک سلامت کا غل ہوا۔ حیدر علی نے بچہ کا نام اس ولی اللہ کے نام پر رکھا۔ ان کا نام تھا "ٹیپو مستان اولیاء" نومولود کا نام ہوا "ٹیپو سلطان" یہی بعد میں "ٹیپو سلطان علی خان" ہوا:۔

(تاریخ ہند میں بالکل اسی طرح کا دوسرا واقعہ نورالدین جہانگیر ابن جلال الدین اکبر بادشاہ کی ولادت ہے۔ جہاں جہانگیر کا نام حضرت سلیم چشتی رحؒ کے نام پر سلیم رکھا گیا تھا)

گویا اصل نام ٹیپو سلطان یا ٹیپو سلطان علی خان ہی تھا۔ (اسی ضمن میں میر حسین علی خان کرمانی کی نوشتہ کتاب نشان حیدری ملاحظہ کی جائے)

رہ گیا لفظ ٹیپو۔ تو مُہر میں صرف ٹپو (بغیر یائے حطی) ہے۔ لیکن میسور میں اسے تیپو یعنی تے کے ساتھ بولتے ہیں۔ سرنگا پٹم میں سلطان شہید کے مزار پر دوسری تاریخوں کے علاوہ ایک تاریخ یہ بھی کندہ ہے۔ ع

ٹیپو بوجہ دین محمدؐ شہید شد۔ (۱۲۱۳ھ)

یہاں بھی لفظ ٹیپو یائے حطی کے ساتھ آیا ہے آخر میں اتنا لکھنا کافی ہوگا۔ کہ ٹیپو کنڑی زبان کا لفظ ہے۔ اور بعض کے نزدیک اس کے معنی شیر کے ہیں۔ مگر میں اس کی تحقیق نہیں کر سکا۔

(نوٹ) ٹیپو مستان کی قبر ارکاٹ میں ہے وہ ۱۱۸۲ھ (۱۷۶۹ء) میں فوت ہوئے۔ مگر قبر پختہ وغیرہ ۱۷۳۲ء میں نواب سعادت اللہ خان نے بنوائی ٹیپو مستان کے برادر خورد حامد صاحب بھی برگزیدہ بزرگ اور ولی اللہ تھے ان کا مزار کنچن نگر کے چوک ارکاٹ میں ہے۔ تیسرے بھائی بھی بہت مشہور تھے۔ وہ تعلقہ رائے درگ میں مدفون ہیں:۔

رؤیا اور کشوف کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی حالت میں جبکہ حضور اکیلے۔ اور بے یار و مددگار تھے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السّماء یعنی تیری وُہ لوگ مدد کریں گے۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ خدا تعالےٰ کے اس کلام کو بہت سے لوگوں نے پورا ہوتے دیکھا۔ اور ان کے نفس خود اس بات پر گواہ ہیں۔ کہ ان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت الہام۔ کشف یا خواب کی بناء پر ظاہر ہوئی۔ اور وُہ خدا کے برگزیدہ مسیح پر ایمان لائے:۔

اس الہام کی صداقت کے ثبوت کے لئے تمام ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ یا خلافت حقہ ثانیہ کو کسی خواب یا الہام یا کشف کی بناء پر قبول کیا۔ گزارش ہے کہ وُہ مہربانی فرما کر اپنا الہام یا کشف یا خواب من وعن تحریر فرما کر مجھے ارسال کردیں۔ تاکہ انہیں ایک کتابی صورت میں جمع کیا جا سکے۔ اور وُہ موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہونے کے علاوہ اسلام۔ اور احمدیت کی صداقت کا بہترین ثبوت ہو۔ جو احباب اپنا کوئی الہام یا کشف۔ یا خواب لکھ کر بھیجیں۔ وُہ مندرجہ ذیل امور کو ضرور مدنظر رکھیں:۔

اول۔ الہام۔ کشف یا خواب لکھتے وقت مندرجہ ذیل عبارت پہلے لکھیں:۔

"میں فلاں بن فلاں۔ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر اپنا الہام۔ کشف یا خواب تحریر کرتا ہوں۔ جو میں نے فلاں موقعہ فلاں تاریخ۔ یا فلاں سنہ میں دیکھا تھا۔ اور جس کی بناء پر مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ یا خلافت حقہ ثانیہ کے متعلق انشراح پیدا ہوا۔"

دوم۔ ایک ہی قلم اور ایک ہی سیاہی سے خوش خط تحریر ہونی چاہیئے۔

سوم۔ اگر کسی کے سامنے وہ الہام۔ کشف یا خواب کبھی بیان کیا ہو تو ان کی گواہی بھی ثبت کرائیں۔ نیز اپنی موجودہ تحریر پر بھی دو آدمیوں کی گواہی ثبت کرائیں۔ تا معلوم ہو۔ کہ یہ تحریر واقعی اُن کی ہے اور اگر اپنا کشف۔ خواب یا الہام پہلے کسی اخبار یا رسالے میں شائع کرایا ہو۔ تو اس کا بھی حوالہ دیں۔

چہارم۔ اس بات کی بھی تصریح کریں کہ یہ خواب۔ کشف یا الہام کس عمر میں ہوا تھا اور اب عمر کیا ہے:۔

جناب ناظر صاحب تالیف وتصنیف نے ازراہ نوازش چھ ماہ مجھے یہ کام کرنے کی اجازت دی ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر اس کے متعلق کافی مواد جمع ہو گیا۔ تو انشاء اللہ یہ مجموعہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر شائع کر دیا جائے۔ پس تمام احمدی احباب سے عموماً اور عہدیداران جماعت سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ اس نیک۔ اہم اور مفید کام میں مدد کریں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں متواتر اعلان کر کے ایسے لوگوں سے جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ یا خلافت حقہ ثانیہ کو کسی الہام کشف یا خواب کی بناء پر قبول کیا ہو۔ تحریر لے کر بھجوا دیں۔ اور اگر کسی دوست

حیدر آباد سے آریہ سماجیوں کے مطالبات

آریہ سماج کی طرف سے ریاست حیدر آباد میں سول نافرمانی کی تحریک جاری ہے جس کی غرض و غائت بظاہر مذہبی بتائی جاتی ہے مگر در پردہ ہندوستان میں مسلم مفادات پر کاری ضرب ہے یہی وجہ ہے کہ مختلف اصناف کے ہندو اس کی پشت پر ہیں اور ہر رنگ میں اس کی تائید کر رہے ہیں۔

اخبار "پرتاپ" ۵ جون نے "آریہ سماج کیا چاہتا ہے" کے عنوان سے لکھا ہے کہ اگر آریہ سماج کو تبلیغ کی آزادی ہو جائے اور مندر وغیرہ کی تعمیر میں کسی محکمہ سے اجازت کی ضرورت نہ رہے تو "ان کو ستیہ گرہ جاری رکھنے کی ضرورت نہ رہے گی"۔ گویا آریہ سماج نے ان ہی دو باتوں کے لئے یہ تحریک جاری کی ہے۔ تبلیغ کی آزادی کے ساتھ اخبار پرتاپ "دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات و احساسات کا جائز خیال رکھتے ہوئے" کی شرط کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ ریاست حیدر آباد کے خاص حالات کے ماتحت وہاں کے حکام کو بہت محتاط رہنا پڑتا ہے اور ہندوؤں کے جذبات کا ضرورت سے زیادہ خیال رکھنے کے باعث بارہا وہ مسلمانوں کے اعتراضات کا نشانہ بن چکے ہیں۔ مذہبی تبلیغ کی آزادی کے احمدیوں سے زیادہ دلدادہ کون ہوں گے مگر دیگر مذاہب کے لوگوں کے احساسات اور حکومت کی مشکلات کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ پرتاپ نے یہ تو لکھ دیا کہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات کا جائز خیال رکھا جائے گا۔ مگر کیا آریہ سماج کی تاریخ گواہ نہیں کہ سماجی تبلیغ میں نہ اصولاً نہ عملاً دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات کا ہرگز خیال نہیں رکھا گیا۔ اور نہ اس کا خیال رکھا جانے کی امید ہے؟ ستیارتھ پرکاش کے آخری ابواب ہمارے اس بیان پر شاہد ناطق ہیں۔ یہ شکوہ صرف مسلمانوں کو ہی نہیں کہ بانی آریہ سماج نے اسلام اور مسلمانوں کے مقدس پیشوا کی توہین کی ہے بلکہ ہندوؤں کے مختلف فرقے عیسائی اور سکھ بھی نالاں ہیں۔ کہ ان کے رشیوں پیغامبروں اور گوروؤں کو ستیارتھ پرکاش میں بُرا بھلا کہا گیا ہے پھر ظاہر ہے کہ اس امر کا فیصلہ کہ آریہ سماجی اپنی تبلیغ میں دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے جذبات کا جائز خیال رکھ رہے ہیں یا نہیں صرف حکومت یا دوسرے مذاہب کے پیرو ہی کر سکتے ہیں۔ ریاست حیدر آباد نے آریہ سماجی تبلیغ کے کچھ نمونے شائع کئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ہر مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ کیا ان دریں صورت حکومت کا مداخلت کرنا اور امن کے قیام کی خاطر ہیچو قسم تبلیغ پر پابندی عائد کرنا ضروری نہیں؟ تعجب تو یہ ہے کہ حکومت نے جنبہ داری کے اعتراض سے بچنے کی خاطر امن پسند مسلمانوں کی تبلیغ کو بھی مقید کر رکھا ہے

دوسرا مطالبہ یعنی مندروں اور شالاؤں کی تعمیر کے لئے حکومت سے کسی رنگ میں اجازت لینے کی ضرورت نہ ہو اپنے اندر ذرہ بھر بھی معقولیت نہیں رکھتا۔ ہندو مسلم فسادات پر گہری نگاہ رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ اس میں مندر اور مسجد کے محل کا کافی دخل ہے۔ اور یوں بھی کسی تعمیر کے آغاز سے پہلے قانون کے منشاء پورا کرنے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے حیرت ہے کہ آریوں کے نزدیک افراد کے مکانات کے لئے تو بلدیات سے اجازت لینا ضروری ہو لیکن عبادتگاہیں جن پر قوموں کے حقوق اور تعلقات کا انحصار ہے ان کی تعمیر کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہ ہونی چاہیئے۔ ریاست حیدر آباد کی طرف سے معابد کی تعمیر کے لئے اجازت کی شرط سب مذاہب کے لئے یکساں ہے اس کے نام پر ستیہ آگرہ شروع کرنا قطعاً وزنی نہیں ہے بلکہ امن پسندی کے سراسر منافی ہے۔

اگر یہ پابندی نہ ہو گی تو فسادات کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا اور دو بڑی قوموں کے درمیان منافرت کی خلیج کا پاٹنا نہ صرف دشوار بلکہ محال ہو جائے گا۔ اور شائد آریہ سماج کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے۔ اس پابندی کے فائدہ کا احساس کرنے کے لئے ہندو دوست پرتاپ کے اسی نمبر کی مندرجہ ذیل خبر پڑھیں۔

"متھرا ۲ جون کچھ عرصہ ہوا کہ سیکرٹری انجمن مسلم نے میونسپل بورڈ سے درخواست کی تھی کہ اسے ہنومان ٹیلہ میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جائے۔ بورڈ کے اوورسیر نے تحقیقات کے بعد رپورٹ کی کہ مسجد کی تعمیر کی منظوری کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ جس جگہ مسلمان مسجد بنانا چاہتے ہیں اس کے سو گز کے اندر ایک مندر ہے اور اس جگہ مسجد کی تعمیر میونسپل بائی لاز نمبر ۱۰ کی خلاف ورزی ہوگی۔ میونسپل بورڈ کی بلڈنگ کمیٹی نے رپورٹ پر غور کرنے کے بعد مسجد کی تعمیر کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد بورڈ کے ایک اجلاس میں انجمن کی اپیل کی سماعت ہوئی اور مسجد کی تعمیر کی منظوری دیدی گئی۔ مندر کے پجاری نے کمشنر آگرہ ڈویژن کو درخواست دی جس نے جواب دیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ متھرا کی عدالت میں اپیل کی جائے چنانچہ اپیل دائر کر دی گئی مجسٹریٹ نے ضروری تحقیقات کرنے کے بعد فیصلہ دیا کہ چونکہ مسجد کی جگہ سے مندر سو گز کے فاصلہ پر ہے اس لئے پجاری کی اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اور مسجد کی تعمیر کے متعلق میونسپل بورڈ کا فیصلہ رد کیا جاتا ہے اس پر میونسپل بورڈ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ پر غور کرنے کے بعد انجمن مسلم کے سیکرٹری کو نوٹس دینے کا فیصلہ کیا کہ مسجد کو جو بلا منظوری تعمیر کی گئی ہے گرا دیا جائے اس فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر بورڈ کے چار منتخب ممبروں نے استعفے دے دیئے ہیں۔ اور اس جگہ کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ستیہ گرہ کر کے مسجد کے انہدام کو روکا جائے"۔

(اخبار پرتاپ لاہور ۵ جون صفحہ ۴)

اگر یہ واقعہ بالفرض اسی طرح ہو جس طرح ہندو خبر رساں ایجنسی نے ذکر کیا ہے۔ تو کیا آریہ سماجی تسلیم کریں گے۔ کہ مسلمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ستیہ گرہ کرنے میں حق بجانب ہیں اور کیا ہندو پریس مسلمانوں کی تائید کرے گا۔ خصوصاً جبکہ میونسپل بورڈ کا فیصلہ ان کے حق میں ہے۔ یہ تو سب کچھ اس وقت ہے جبکہ مسجد اور مندر کی تعمیر کے لئے اجازت کی شرط موجود ہے لیکن اگر اس شرط کو اڑا دیا جائے اور حیدر آباد نیز برٹش انڈیا میں کسی قوم پر عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے اجازت کی پابندی نہ ہو تو غور فرمایئے اس غریب ملک کا کیا حال ہوگا۔ کس طرح مسجد اور مندر کے نام پر خونریزی ہوگی۔ اور دنیا کو مذہب سے متنفر کیا جائے گا۔ ہم تو اس بھیانک صورت حال کو تصور کر کے بھی کانپ جاتے ہیں۔

آریہ سماجی اور ان کے دوسرے ہمدرد غور فرمائیں کہ جن دو مطالبات کے نام پر انہوں نے ایک ہی عظیم الشان اسلامی ریاست میں سول نافرمانی کی تحریک جاری کر رکھی ہے وہ کس قدر کمزور اور بے اصولے ہیں۔ ہندوستان کی کشتی منجدھار میں ہے۔ اور اس کا ساحل نجات تک پہنچنا باہمی اعتماد اور رواداری پر مبنی ہے۔ مگر آریہ سماج کی موجودہ تحریک رواداری کی جڑوں پر کلہاڑا ہے۔ یہ تحریک ملک کے امن کو برباد کرنے والی تحریک ہے ہمدردان ملک اور محبان مذہب کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کی تحریکات سے خواہ اجتناب اختیار کریں اور دوسروں کو علیحدہ رکھیں تا ہندوستان میدان ترقی میں بڑھے۔ اور اس کے فرزندوں میں روح صلح جوئی کو پنپنے کا موقعہ ملے

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

551

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک لٹریچر میں ذبیحہ گائے کے متعلق

ایک ویدک دھرمی کا خط اور اس کا جواب

چند دن ہوئے میں نے "الفضل" میں ایک مضمون دیا جو "ویدک لٹریچر اور ذبیحہ گائے" کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کے متعلق لودھراں ضلع ملتان سے پنڈت دوارکا داس جی نے بذریعہ رجسٹری چار صفحہ کا ایک لمبا خط میرے نام بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے آپ کو ویدوں کا ماہر بتاتے ہوئے مجھے مخاطب کر کے لکھا ہے کہ

"آپکا روزانہ اخبار "الفضل" مؤرخہ ۲۶ اپریل پڑھا۔ چونکہ یہ اخبار آپ کے پریذیڈنٹ مسٹر غلام احمد کے پاس آتا ہے اور یہ والا مضمون بھی ان کی بار بار فرمائش کرنے پر پڑھا گیا۔ جب سارے مضمون کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا گیا اور جو منتر آپ نے سنسکرت میں لکھے ہوئے تھے۔ ان کو بھی اچھی طرح سے سمجھنے کی کوشش کی گئی تو معلوم ہوا کہ سنسکرت کے منتروں کا ترجمہ جو آپ نے کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اور منتر بھی سپرش (صحیح) نہیں لکھے ہوئے تھے"۔

پنڈت جی کو اپنی لیاقت پر اتنا ناز ہے کہ انکے خیال میں جماعت احمدیہ کو بھی میرے مضمون کے صحیح ہونے کا کبھی یقین آ سکتا تھا۔ جبکہ پنڈت جی اسے ملاحظہ فرما دیتے۔ کہ ٹھیک ہے اور تبھی تو پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نے ان سے بار بار درخواست کی کہ آپ براہِ مہربانی اسے ضرور پڑھیں۔ مگر پنڈت جی کی یہی چند سطور صاف بتا رہی ہیں کہ وہ نہ صرف ویدوں کی سنسکرت سے بالکل ناواقف ہیں بلکہ عام سنسکرت بھی نہیں جانتے۔ چنانچہ انہوں نے یہ جو لکھا ہے کہ "منتر بھی سپرش (صحیح) نہیں لکھے ہوئے تھے" یہی ان کی سنسکرت دانی کا کافی ثبوت ہے۔ کیونکہ معمولی سنسکرت دان بھی جانتا ہے اصل لفظ سپرش نہیں بلکہ "سپشٹ" ہے اور اس کے معنے "صحیح" نہیں بلکہ "صاف" اور "واضح" کے ہیں۔ لفظ سپشٹ اتنا عام ہے کہ سنسکرت کے علاوہ ہندی میں بھی اسکا استعمال ہوتا ہے۔ مگر پنڈت جی اسے "سپرش" لکھ کر اس کے معنے "صحیح" لکھتے ہیں۔ قارئین غور فرمائیں کہ اس قابلیت کے انسان کا اپنے آپ کو فاضل سنسکرت" سمجھنا اور وید منتروں کے ترجمے پر تنقید کرنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

پھر آپ لکھتے ہیں "آپ کو یہ صاف صاف لکھ دیتا ہوں کہ آپ نے مضمون میں جو منتر درج کئے ہیں اور ان کا جو ترجمہ لکھا ہے وہ بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً "گائے کے گوشت کا استعمال" آپ نے اس کے نیچے ایک منتر لکھا ہے جسکا ترجمہ یعنے راجہ کے لئے اور براہمن کے لئے موٹا بیل یا موٹا بکرا پکاؤ۔ یہ تو منتر کے معنے نہیں ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی منتر میں موٹے بیل یا موٹے بکرے کا ذکر ہے۔ یہ تو آپ نے منگھڑت ساتھ لگا دیا ہے"

میں نے اپنے مضمون میں کتاب شتپتھ براہمن کانڈ ۳ صفحہ ۱۵۲ کا حوالہ دے کر یہ عبارت لکھی تھی۔

राज्ञे वा ब्राह्मणाय वा महोक्षं वा महाजं वा पचेत

اس میں "مہوکھشم" لفظ کے معنی بڑا موٹا بیل اور "مہاج" کے معنے "بڑا موٹا بکرا" ہیں۔ پنڈت جی کی کم علمی اگر ان کو منتروں کا ترجمہ کرنے کی اور انہیں سمجھنے کی اجازت نہیں دیتی تو اس میں میرا کیا قصور۔ اسی ایک حوالہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ میں نے ترجمہ غلط نہیں کیا۔ بلکہ پنڈت جی نے اس کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ میں نے جن منتروں سے گائے اور بیل کی قربانی دکھائی تھی ان کے ترجمہ کے لئے میں نے ایترے براہمن اور گوپتھ براہمن جیسی ٹھوس اور مستند کتابیں پیش کی تھیں۔ جن کو سناتن دھرمیوں حتیٰ کہ مہرشی کاتیاین نے وید مانا ہے (دیکھو کاتیاین شروت سوتر) اور سوامی دیانند جی نے ان کتابوں کو ویدوں کی خدائی تفاسیر قرار دیا ہے انہی کتابوں سے میں نے گائے بیل کے سر سے لے کر اس کے پاؤں اور دُم تک کے گوشت کی تقسیم دکھائی تھی۔

پھر پنڈت جی تحریر فرماتے ہیں:-
"مدھوپرک کے لفظی معنے میٹھی چیز کھلا کر پرشنٹ کرنا ہے۔ شادی کے موقع پر جب دولہا دولہن ویدی پر بیٹھتے ہیں۔ تو براہمن دہی میں شہد ملا کر دولہا کو کھلاتا ہے۔ مگر آپ نے جو لکھا ہے۔ وہ بالکل برعکس ہے"

لیکن پنڈت جی نے اپنے اس خود تراشیدہ دعوے پر کوئی دلیل سوتروں یا دھرم شاستروں سے نہیں دی۔ اور بے چارے دیتے بھی کہاں سے۔ قارئین الفضل جانتے ہیں میں نے مدھوپرک کی رسم کے متعلق پارسکر گریہہ سوتر کا ایک حوالہ پیش کر کے دکھایا تھا۔ کہ "بغیر گوشت کے مدھوپرک کی رسم مکمل نہیں ہو سکتی اور وہ حوالہ یہ تھا۔

न त्वेवामांसोऽर्घः स्यात

یعنی بغیر گوشت کے مدھوپرک کی رسم ہو ہی نہیں سکتی۔ اسی طرح کتاب آشولائن گریہہ سوتر ادھیائے ۱ میں لکھا ہے۔

नामांसो मधुपर्को भवति

یعنی مدھوپرک بغیر گوشت کے نہیں ہوتا۔ اب پنڈت جی کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ایسے صاف اور واضح حوالوں کو برعکس سمجھنا کہاں کا انصاف ہے۔

پھر میں نے اس مضمون میں ایترے براہمن کا ایک حوالہ دے کر بتایا تھا کہ جس زمانہ میں براہمن نام کی کتابیں لکھی گئی تھیں۔ اس وقت راجہ یا اور کوئی معزز آدمی آئے تو اس کے لئے بیل یا گائے ذبح کرتے تھے۔ اور میں نے بتایا تھا۔ کہ اس زمانہ میں مہمان کے لئے خاص طور پر گائے ذبح کرتے تھے۔ اسی لئے مہمان کا نام "گوگھن" پڑ گیا یعنے جس کے لئے گائے ذبح کی جاتی۔

اس کے متعلق پنڈت جی اپنے خط میں لکھتے ہیں "میں نے تو کسی جگہ نہیں دیکھا ہے کہ کوئی راجہ یا قابل عزت آدمی آئے تو اس کے لئے گائے یا بیل کو ذبح کیا جائے۔ ایک دفعہ ملتان میں ۱۹۲۶ء میں سناتن دھرم کا جلسہ ہوا تھا۔ جس میں راجہ الور تشریف لائے تھے۔ مگر کوئی بیل یا گائے تو ذبح نہیں ہوئی تھی"۔

جواباً عرض ہے کہ میں نے تو ایترے براہمن نامی کتاب کو پیش کر کے یہ بتایا تھا۔ کہ جس زمانہ میں یہ کتابیں بنی تھیں۔ اس وقت راجہ کے لئے اور معزز آدمیوں کے لئے بیل اور گائے کو ذبح کرتے تھے۔ مگر پنڈت جی ملتان کے اس جلسہ کو پیش کر رہے ہیں جو ۱۹۲۶ء میں ہوا تھا۔ حالانکہ یہ لکھنا اس وقت صحیح ہوتا جبکہ میں یہ کہتا کہ آج سے دس بیس یا چالیس سال پہلے ہندو لوگ راجہ کے آنے پر گائے بیل ذبح کیا کرتے تھے۔ میں نے تو یہ ہرگز نہیں لکھا۔ بلکہ ویدک دھرمیوں کی مستند اور مایہ ناز کتاب سے یہ ثابت کیا تھا کہ آج سے کئی سو بلکہ کم از کم دو اڑھائی ہزار سال قبل ویدک دھرمیوں میں ایسا ہوتا تھا۔ اس پر پنڈت جی کا ۱۹۲۶ء کو پیش کرنا سراسر بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پنڈت جی اپنے موہنہ سے جتنے ویدوں کے عالم بن رہے ہیں۔ ان کا خط ان کو اتنا ہی ویدک لٹریچر سے بے خبر اور ناآشنا ثابت کر رہا ہے۔

خاکسار۔ ناصر الدین عبد اللہ وید بھوشن مولوی فاضل کاویہ تیرتھ قادیان

گنج میں خدام الاحمدیہ کا جلسہ

۲ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ گنج کے زیر اہتمام چوہدری احمد جان صاحب پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں "مجھے احمدیت سے کیوں محبت ہے" کے موضوع پر حافظ عبد الرحمن صاحب نے اردو میں۔ چوہدری عبد السلام صاحب نے پنجابی میں شیخ نور احمد صاحب نے عربی میں شیخ مشتاق احمد صاحب نے فارسی میں شیخ محمد لطیف صاحب بی اے نے انگریزی میں [illegible] تقریریں کیں۔ خاکسار محمد عبد الحق [illegible] سیکرٹری۔

پنجاب میں مونگ پھلی کی کاشت میں حیرت انگیز ترقی

۱۹۳۱ء سے پہلے پنجاب میں مونگ پھلی کی کاشت تقریباً ناپید تھی۔ سال مذکور میں محکمہ زراعت نے پہلی دفعہ بعض حصوں میں اس کی کاشت وسیع پیمانہ پر شروع کی۔

سال مذکور میں مونگ پھلی کا رقبہ زیر کاشت کل ۲۴۱ ایکڑ تھا۔ جو بڑھتے بڑھتے ۱۹۳۷ء میں ۳۴۲۲۹ ایکڑ تک پہنچ گیا۔

مونگ پھلی کے اس قبول عام کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ چری۔ جوار۔ مونگ۔ موٹھ وغیرہ کی نسبت زیادہ نفع دیتی ہے۔ انداز کیا گیا ہے کہ متذکرہ صدر فصلوں کی نسبت اس سے تقریباً ۲۰ روپے فی ایکڑ زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔ اس وقت اس کی کاشت قسمت جالندھر کے بعض حصوں بالخصوص ضلع لدھیانہ تک محدود ہے۔ لیکن دامن کوہ کے چند اضلاع کے بارانی علاقوں میں جہاں زمین میرا ریتلی ہے۔ اور بارش کافی ہوتی ہے۔ اس کی کاشت بطور فصل خریف نہایت کامیابی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

مونگ پھلی صابون سازی اور روغن سازی اور نیز بناسپتی گھی میں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ چنانچہ لائل پور کے ایک کارخانہ میں تیل نکالنے کی غرض سے تین چار سو من مونگ پھلی روزانہ استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ صوبہ میں اس کی کاشت مانگ کے برابر نہیں ہے۔ اس لئے کارخانہ مذکور کو اپنی ضرورت کے مطابق دیگر اضلاع ہند سے مونگ پھلی منگانی پڑتی ہے۔

محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے لدھیانہ اور بعض دوسرے مقامات پر مونگ پھلی کے بیجوں کی ترقی و توسیع کا کام سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ اس وقت تک اے ۲ اور ڈی ۳ دو نہایت اعلیٰ قسمیں اس پھلی کی دریافت ہو چکی ہیں۔ اور امید ہے کہ آئندہ چند برسوں کے اندر ان کے بیج کثیر مقدار میں مہیا کئے جا سکیں گے۔

جن زمینداروں کو مونگ پھلی کی کاشت سے دلچسپی ہو۔ وہ آئل سیڈز باٹنسٹ زراعتی کالج لائل پور سے یا اپنے علاقہ کے ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت سے خط و کتابت کریں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

معاونین "الفضل" کا شکریہ

ماہ مئی کے آخری نصف میں پندرہ نئے خریدار بنے۔ ان میں سے گیارہ خریداروں نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور چار خریدار مندرجہ ذیل احباب نے دیئے۔ ہم ان اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔

(۱) مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب مقرب ملتان — ایک خریدار

(۲) " عبد القادر صاحب سجووال — "

(۳) " محمد حسین صاحب شملہ — "

(۴) " امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ — "

اس عرصہ میں خطبہ نمبر کے تیرہ خریدار بنے۔ ان میں سے چھ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ سات خریدار مندرجہ ذیل اصحاب نے مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۱) مکرم فتح محمد صاحب مشرما۔ کراچی — ایک خریدار

(۲) " خان بہادر سید رحم حسین صاحب بلند شہر — "

(۳) " خواجہ عبد الغفار و عبد الغنی صاحبان بانڈی پور کشمیر — "

(۴) مکرم جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ایل۔اے فیروزپور — "

(۵) " منشی رحیم الدین صاحب نگینہ یو۔پی — "

(۶) " محمد منیر خان صاحب شملہ — دو خریدار

(مینیجر الفضل)

ایک احمدی ہیڈ ماسٹر کے کام کی تعریف

آنریبل وزیر تعلیم پنجاب نے حال میں کلانور ماڈل سکول کا معائنہ کیا۔ اور سکول کے مختلف شعبہ جات کی کامیابی پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ آپ کے ہمراہ لاہور ڈویژن کے انسپکٹر مدارس ایس۔ ایم شریف تھے۔ ماڈل سکول کلانور کی کامیابی جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر لالہ دیوی دتامل صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ای ایس کی ہدایات کا نتیجہ ہے۔ اور ان ہدایات کو بطریق احسن عملی جامہ پہنانے کے لئے جناب شیخ انعام اللہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر قابل صد مبارکباد ہیں۔

بھیم پور ضلع گورداسپور میں ایک ہفتہ کے لئے سکاؤٹ کیمپ قائم ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے ہائی سکولوں اور مڈل سکولوں کے سکاؤٹس شامل ہوئے۔ اس کیمپ میں کلانور ماڈل سکول کے سکاؤٹس نے نمایاں طور پر کام کیا۔ اور علاوہ امتیازی انعامات حاصل کرنے کے ہز ایکسی لینسی دی گورنر بہادر پنجاب سرپرست ہنری کریک چیف سکاؤٹ کی طرف سے بھی سرٹیفکیٹ نمبر ۲۵۴ بطور انعام پانے کے حق دار سمجھے گئے۔

خاکسار۔ گلاب الدین احمدی از کلانور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے جلسہ کی مختصر روئداد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس ۲۷ و ۲۸ مئی ۱۹۳۹ء کو پشاور میں زیر صدارت قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر منعقد ہوا۔ مختلف جماعتوں کے نمائندے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

۱۔ بموجب دفعہ ۵ قواعد و ضوابط صوبائی انجمن ہائے احمدیہ پاس کردہ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ پراونشل انجمن کی ترقی کے لئے کوئی تجربہ کار مبلغ بھجوائیں۔

۲۔ مسودہ قواعد و ضوابط بعد ضروری ترمیموں کے حاضرین مجلس نے منظور کیا۔ اور قرار پایا کہ بغرض منظوری مرکز قادیان میں ارسال کیا جائے۔

۳۔ پیش کردہ صورت میں بجٹ (جس کی نقل انجمنوں کو پہلے ارسال کی جا چکی ہے) کو منظور کرتے ہوئے مجلس عاملہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ حالات پیش آمدہ کے مطابق بجٹ کی صحت کرے۔ کل بجٹ ۶۰۰ روپیہ منظور ہوا۔

۴۔ تبلیغی نظام کی تفصیلات کے متعلق تجاویز کو مرکز کی طرف سے مبلغ آنے تک ملتوی کر دیا گیا۔

خاکسار۔ مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سکرٹری

(553)

اہم ملکی حالات اور واقعات

حیدر آباد میں آریہ ستیہ آگرہ اور دوسری باتیں

ریاست گوالیار کی ایگزیکٹو کونسل نے مہاراجہ صاحب کی منظوری سے اعلان کیا ہے۔ کہ مملکت نظام کے خلاف ایک طبقہ نے کچھ عرصہ سے ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے جو بیرون ریاست کے لوگوں کی امداد سے چل رہی ہے۔ حیدر آباد کو جاتے ہوئے بعض جتھے ریاست گوالیار کی حدود میں بھی داخل ہو جاتے اور یہاں بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ اور بعض گمراہ لوگ والنٹیروں اور روپیہ سے ان کی مدد کرتے ہیں۔ چونکہ نظام گورنمنٹ کے ساتھ ریاست ہذا کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اس لئے یہاں کسی ایسی حرکت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ کوئی شخص نہ تو آریہ سماجیوں کی روپیہ سے مدد کرے اور نہ والنٹیر سے۔ اسی طرح ریاست بھوپال میں بھی اعلان کیا گیا۔ کہ حیدر آباد کو جانے والے جتھے حدود ریاست میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کی آمد سے فرقہ وار جذبات میں اشتعال پیدا ہو کر ریاستی رعایا کا امن برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں جلسے کرنے اور جلوس وغیرہ نکالنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اب شولاپور جانے والے جتھے بھوپال کی ریاست میں ریلوے حدود سے باہر نہیں جا سکیں گے۔ یہ فرمان والئے ریاست کی ہدایات کے مطابق جاری کیا گیا ہے۔

گاندھی جی کے خلاف مقدمہ ہتک عزت کی سماعت

بیاور (اجمیر) کی لوکل عدالت میں تری پوری کانگرس کے ایک ہندو ڈیلیگیٹ نے مقدمہ ہتک عزت کا گاندھی جی کے خلاف دائر کر رکھا ہے۔ بنائے دعوے یہ ہے کہ گاندھی جی نے لکھا تھا۔ کہ کانگرس میں جعلی ممبر بھرتی کر لئے جاتے ہیں۔ اور ان کے بل پر بعض لوگ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ڈیلیگیٹ منتخب ہو جاتے ہیں جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ڈیلیگیٹ غیر معتبر ہوتے ہیں۔ نیز یہ الزام پراونشل کانگرس کمیٹی کے ارکان کی دیانت و امانت اور بے غرض خدمت وطن کے جذبہ پر حملہ کے مترادف ہے۔ آج بہت سے معززین کی شہادتیں پیش ہوئیں جنہوں نے بیان کیا۔ کہ گاندھی جی بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں۔ اور ان کی طرف سے کانگرس کو بحیثیت مجموعی جعلی ممبروں کی انجمن قرار دے کر اس کی مذمت کے نتیجہ میں عوام کے دلوں سے کانگرس نیز اس کے ممبروں اور ڈیلیگیٹوں کی ایمانداری اور مخلصانہ خدمت وطن کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ مدعی کی طرف سے دو مسلمان اور ایک ہندو وکیل پیش ہوئے بہت سے سرکردہ وکلاء بطور گواہان استغاثہ پیش ہوں گے۔

ہندوستان پر حکومت کا حق

۵ جون کو جبلپور میں مہا کوشل پراونشل ہندو کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت بیرسٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے کی۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ کہ کانگرس نے ہری جنوں کی بہبودی کا کام اپنے پروگرام میں شامل کر کے نیز اقلیتوں کے مذہب و تمدن کی حفاظت کے ریزولیوشن پاس کر کے ہندوستان میں فرقہ واری کی بنیاد رکھ دی ہے۔ وطنیت اور قوم پرستی کی حدود مقرر ہیں۔ ہندو تمام دنیا کے اجارہ دار نہیں ہیں۔ بلکہ وہ صرف اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ اور یہ کرتے رہیں گے۔ اس کوشش کی وجہ سے اگر انہیں فرقہ پرست کہا جاتا ہے۔ تو انہیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ ہندوستان پر حکومت کرنے کا حق صرف ہندوؤں کو ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ ۲۲ کروڑ ہندو ہندوستان میں ویدک دھرم پر چلنے والوں کی ایک علیحدہ قوم بنائیں گے۔ کانگرس کے عہد حکومت میں ہندوؤں کی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے کئی مقامات پر ہندوؤں کو سنکھ بجانے اور گانے وغیرہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ انہیں اپنی زبان اور قومیت ترک کر دینے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ لیکن وہ اپنے تمدن کی اس بے عزتی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکیں گے۔ اور پوری طرح اس کا مقابلہ کریں گے۔ کانگرس مسلمانوں سے اس قدر ڈرتی ہے۔ کہ اسلامی ریاستوں کے خلاف وہ کوئی قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتی لیکن ہندو ریاستوں کو مٹانا چاہتی ہے۔

کشمیر کے شیخ محمد عبد اللہ کی گاؤ پرستی

سری نگر میں ۵ جون کو اخباری نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں شیخ محمد عبد اللہ صاحب نے جو کسی زمانہ میں "شیر کشمیر" کہلاتے تھے۔ اور اب کانگرسی ہیں۔ کہا کہ جب تک مسلم کانفرنس نیشنل کانفرنس میں تبدیل نہیں ہوتی۔ ریاست کے پالیٹکس درست نہیں ہو سکتے۔ اب ہم کانگرس کے پروگرام پر چلنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ریاست میں اقلیتوں کے ساتھ وہی سلوک روا رکھیں گے۔ جو کانگرس نے اقلیتوں کے ساتھ کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ پریس کے نمائندہ نے سوال کیا۔ کہ گاؤ کشی کے متعلق تو کانگرس کی پالیسی غیر جانبدارانہ ہے۔ آپ ریاست میں کیا پالیسی اس کے متعلق اختیار کریں گے۔ اس کے جواب میں کہا۔ کہ ہم ریاست جموں و کشمیر میں گاؤ کشی ہرگز نہیں چاہتے۔ ہاں ہندوؤں سے ہماری درخواست یہ ہے۔ کہ وہ گئو شالائیں کھول دیں۔ تا ناکارہ گایوں اور بیلوں کی پرورش کا بوجھ غریب مسلمانوں پر نہ پڑے۔ ہمارا مطمح نظر ریاست میں ذمہ دار نظام حکومت حاصل کرنا ہے۔ اس لئے ہم مسلم انڈیا اور ہندو انڈیا کی سکیموں کی بحث میں پڑنا نہیں چاہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبہ سرحد میں تحریک ستیہ آگرہ

تحصیل چارسدہ کے ایک موضع مفتی آباد میں ایک زمیندار اپنے مزارع کو بیدخل کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس نے بے دخل ہونے سے انکار کیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ کمیشن کے ذریعہ اختلاف کا فیصلہ کر لیا جائے۔ زمیندار کو اس سے اتفاق نہ تھا۔ اس لئے اس نے پولیس کی اعانت طلب کی جس نے آکر مزارع کا سامان وغیرہ اس کے مکان سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ گاؤں کے بعض دوسرے مزارعین کا سامان بھی بلا وجہ باہر پھینک دیا۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد کے فرزند عبید اللہ خان نے پولیس کے اس ناجائز فعل پر اعتراض کیا۔ تو اسے بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس پر وہاں تحریک ستیہ آگرہ شروع ہے۔ بنوں اور کوہاٹ تک سے جتھے آ رہے ہیں۔ اس تحریک کے لیڈر کا بیان ہے۔ کہ ہم کاشت کاروں کے حقوق کی حفاظت چاہتے ہیں۔ لیکن سرحدی گاندھی کا بیان ہے۔ کہ یہ لوگ دوسروں کی زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کانگرس ان کی تائید نہیں کر سکتی۔ ڈاکٹر خانصاحب کا لڑکا تاحال جیل میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب دو دفعہ اس سے مل چکے ہیں۔ مگر وہ نہ تو معافی مانگنے پر آمادہ ہے۔ اور نہ تحریک کو واپس لینے پر۔ اب اس کے بڑے بھائی کو جو بمبئی کارپوریشن میں انجنیر ہے۔ لکھا گیا ہے۔ کہ رخصت لے کر آئے۔ اور چھوٹے بھائی کو سمجھائے۔